145060- کیا ساس جو کہ بیٹی پر اثرانداز بھی ہے کی بنا پر بیوی کو طلاق دے دے؟

سوال

پہلے تو میں اپنے بارہ میں کچھ معلومات دینا پسند کرونگا، میری عمر انتیس برس ہے اور میں انجینئر ہوں اور بہت تنظیم پسند ہوں صفائی اور خاموشی کو پسند کرتا ہوں اپنے تصرفات میں توازن رکھنے والا اور عقل و دانش رکھتا ہوں اور میں وضاحت و صراحت اور حقیقی محبت کو پسند کرتا ہوں، اسی طرح مصلحت کی دوستی کو ناپسند کرتا ہوں.

جب کسی شخص کے بارہ میں علم ہو کہ وہ میری تحقیر کرنے کی کوشش کر رہا ہے یا پھر وہ میری قدر نہیں کرتا تو میں بہت جلد بھڑک اٹھتا ہوں، غالب طور پر میں اپنا غصہ پی جاتا ہوں اور موضع سے تجاہل کرتا ہوں.

لیکن مشکل یہ ہے کہ میری منگیتر جس کے بارہ میں اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے اسے قلیل سے عرصہ میں ہی ہر قسم کے تحفہ تحائف دیے اور اسے ساری محبت بھی دی ہے اس کی عقل اور سارے تصرفات اس کی والدہ کے ہاتھ میں ہیں.

میں نے جس لڑکی سے نکاح کیا ہے اس کی عمر سترہ برس ہے اور میری بیوی نہ تو اپنے گھر سے باہر جاتی ہے اور نہ ہی لوگوں سے میل جول رکھتی ہے، صرف اس کی والدہ یعنی میری ساس ہی سارے معاملات نپٹاتی ہے، حتی کہ میری اس سے شادی کے بعد بھی وہ اب ماں کے گھر میں ہے اور رخصتی کا وقت بھی قریب آ رہا ہے.

اس کی والدہ ہماری ٹیلی فون کالیں تک سنتی ہے اور میری بیوی کے سارے حالات کی خبر گیری کرتی رہتی ہے اور میری بیوی کا موبائل بھی چیک کرتی ہے اور اسے اپنی سوچ اور افکار کے مطابق مجھے جواب دینے کا کہتی ہے.

مختصر یہ کہ اس لڑکی کی سوچ اور ارادہ سب کچھ ماں نے سلب کر رکھا ہے، میں نے اس کی راہنمائی کرنے کی کوشش کی اور اسے کہا کہ وہ اس کے بارہ میں اپنی والدہ کو مت بتائے ہمارے درمیان جو باتیں ہوتی ہیں ان کی خبر بھی نہ ہو، لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں.

میرے سامنے تو کہتی ہے کہ میں اسے افشاء نہیں کرونگی، لیکن میری اپنی ساس کے ساتھ بات چیت سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے ماں کو سب کچھ بتا دیا ہے، اور جس پر میں اور بیوی نے اتفاق کیا ہوتا ہے اسے اس کی ماں تبدیل کر دیتی ہے اور وہ ماں کی بات مان کر اپنے وعدہ سے مکر جاتی ہے.

اور بعض اوقات تو مجھے ایسے میسج ملتے ہیں جو اس کی عمر سے بڑے ہوتے ہیں مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ میری ساس دخل اندازی کر رہی ہے، جب میں اپنی منگیتر سے اس کے بارہ میں ٹیلی فون پر بات چیت کرتا ہوں تو وہ ہڑبڑا جاتی ہے اور اسے سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کرے کیونکہ وہ میسج اس کی عقل سے بڑا ہوتا ہے.

میں اس طوالت پر آپ سے معذرت کرتا ہوں، مختصر طور پر میری مشکل درج ذیل ہے:

لڑکی اکھڑ اور تعصب وغصہ والی ہے، اوراس سے بھی بڑھ کر یہ کہ وہ بات کو قبول نہیں کرتی، بلکہ اپنے سارے معاملات اپنی والدہ کے سپرد کر دیتی ہے، اوراس کی والدہ بھی بہت تعصب والی ہے، اور جواس کی بات نہ مانے سے اس سے حقد وکینہ اور ناراضگی رکھتی ہے، چاہے میں اس کی ننا ویں باتیں تسلیم بھی کرلوں اور صرف ایک میں مخالفت ہوجائے تو میری ساس مجھ سے ناراض ہوجاتی الور مجھے ناپسند کرنے لگتی اور میری بیوی بھی مجھ پر ناراض ہوجاتی ہے، اوراس طرح میری بیوی یہ سمجھتی ہے کہ میں نے اس کی والدہ کو ناراض کیا ہے، اوراس طرح اس کی خشکی میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

اوراب میری بیوی کہتی ہے کہ: وہ مجھ سے محبت کرتی ہے لیکن میرے بارہ میں پوچھتی تک نہیں، اور نہ ہی کبھی کوئی میسج کیا ہے، اور جب میں پہلے کرتے ہوئے کوئی میسج کروں تو فورا جواب دیتی ہے لیکن میرے بارہ میں کوئی سوال نہیں کرتی۔

کم از کم یہ کہ مجھ سے ناراض ہو تو وہ عنادر کھتی ہے اور اپنے معاملات میں میرے ساتھ بالکل خشک رویہ اپنانا شروع کر دیتی ہے، کیا میں اسے طلاق دے دوں یا کہ اس کے تصرفات پر صبر و تحمل سے کام لوں اور جب وہ میرے گھر آئے گی تو اس کے معاملات بہتر ہوجائیں گے؟

یا میں اس کے ساتھ کوئی نیا طریقہ اختیار کروں، برائے مہربانی مجھے اس سلسلہ میں معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

ہم آپ کو کئی ایک باتیں کہیں گے اللہ
سے امید ہے کہ اس سے آپ کو ضرور فائدہ ہوگا:

اول:

آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ آپ اس
بیوی کی بات نہیں کر رہے جو آپ کے گھر اور آپ کی اطاعت میں ہے، بلکہ آپ تو رخصتی سے
پہلے اس بیوی کے متعلق بات کر رہے ہیں جو ابھی اپنے گھر والوں کی مسؤلیت اور ذمہ
داری میں ہے، اوراس پر آپ کی اطاعت نہیں ہے۔

دوم:

آپ یہ علم میں رکھیں کہ آپ میں ایسی
صفات پائی جاتی ہیں جنہیں ہوسکتا ہے آپ کی بیوی پسند نہ کرے اور نہ ہی اس کے گھر
والے اس کو پسند کریں، اوراسی طرح وہ بھی ہے، اور جس پر آپ ہیں اس پر آپ مستقل حکم
نہیں لگا سکتے، اور نہ ہی وہ جس پر ہے شادی کے بعد اس پر یہ حکم نہیں لگا یا جا
سکتا، کیونکہ عادتا شادی کے بعد ایک گھر میں خاوند اور بیوی اکٹھے ہوجائیں تو ان
میں بہت ساری تبدیلیاں واقع ہوجاتی ہیں، اور طبعتیں بدل جاتی ہیں، اور عملی اور

نظریاتی اتفاق پیدا ہوجاتا ہے، جس کے سایہ میں خاوند اور بیوی اپنی ازدواجی زندگی بسر کرنا شروع کر دیتے ہیں.

سوم :

آپ یہ مت بھولیں کہ آپ نسبتا ایک کم عمر بیوی کے ساتھ شادی شدہ ہیں، اور اس عمر میں لڑکی کا اپنی والدہ کے ساتھ تعلق رکھنا ایک عام بات ہے، اور غالب حالات میں یہ چیز مستقل نہیں رہتی جب وہ آپ کے گھر آ جائیگی تو بدل جائیگی.

اس لیے آپ کے ساتھ اس کا جو تعلق ہے اور جو کچھ ہوتا ہے اس کا اپنی والدہ کو بتانے سے آپ تعجب مت کریں، ہوسکتا ہے اس کی جانب سے یہ صرف والدہ کو بتانا مقصود ہو کہ وہ آپ کے ساتھ خوش ہے، اور خراب ترین حالت یہ ہوسکتی ہے کہ اس کی والدہ کا اس پر تسلط ہو تو آپ کو یہ برداشت کرنا ہوگا، کیونکہ لوگوں کی طبعتیں مختلف ہوتی ہیں، جو شخص لوگوں کے حالات کو جانتا اور ان کے تصرفات کو دیکھتا ہے وہ اس کا انکار نہیں کریگا.

بلکہ عقلمند شخص تو اسے برداشت کرتا ہے؛ کیونکہ اس کے لیے ایک وقت مقرر ہے اور یہ سب کچھ اس میں ختم ہوجائیگا، اور وہ وقت بیوی کا خاوند کے گھر میں آنا ہے، جیسے ہی وہ اپنے خاوند کے گھر آ کر رہنے لگے گی تو اس میں تبدیلیاں شروع ہوجائینگی.

بلکہ ہم تو یہ بھی بعید نہیں سمجھتے کہ آپ کی ساس کا رویہ بھی آپ کے ساتھ بہتر ہوجائیگا، بلکہ اگر آپ کی ساس اپنی بیٹی کی سعادت چاہتی ہے تو اس کے سامنے اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ نہیں.

چہارم :

ہمارے سائل بھائی : ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنی ساس کے ساتھ میٹھی بات چیت اور نرم رویہ اختیار کرکے اس کا دل جیتنے کی کوشش کریں، اور اچھے افعال و اعمال کریں، اور اسے ہدیہ اور تحفہ وغیرہ دیں، اور اس کے ساتھ نرم رویہ میں بات چیت کریں.

اس طرح وہ بھی اپنی بیٹی کے ساتھ خوش
اور سعادت مندی حاصل کریگی، کیونکہ بیٹی پر ماں کی عظیم تاثیر ہوتی ہے، اور اس کی راہنمائی ماں ہی کرتی ہے، اور خاص کر جب بیٹی چھوٹی عمر کی اور کم تجربہ رکھتی ہو، جیسا کہ آپ کی بیوی کی حالت ہے۔

پنجم :

آپ کو شادی یعنی رخصتی جلدی کرنی
چاہیے اس میں تاخیر مت کریں؛ تا کہ آپ اور آپ کے سسرال میں کوئی جھگڑا نہ ہو، یا پھر آپ اور آپ کی بیوی کے مابین کوئی بات نہ ہو جائے جو شادی اور رخصتی میں تاخیر کا باعث بنے یا پھر اللہ نہ کرے اس شادی کو ہی ختم کر دے۔

ششم :

آپ کی بیوی کا آپ کو کہنا کہ " وہ آپ
سے محبت کرتی ہے " آپ اس بات کو اہمیت دیں اور اسے حقیقت کے رنگ میں دیکھیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی ماں کی اس پر کوئی تاثر نہیں کہ آپ کی بیوی آپ کو پسند نہیں کرتی یا پھر آپ سے بغض رکھتی ہے۔

آپ کا اپنی بیوی اور اپنی ساس کے ساتھ
یہ معاملہ بہت اہم ہے، اس لیے ہمیں تو یہی لگتا ہے کہ آپ کی بات صحیح نہیں کہ :

" میں اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہوں
کہ بہت ہی قلیل عرصہ میں میں نے بہت جلدی ساری محبت اور بہت سارے تحفے اس پر نچھاور کر دیے ہیں "

بلکہ آپ نے جو کچھ کیا ہے وہ صحیح
ہے، آپ کو اس سے اپنی محبت میں اور اضافہ کرنا چاہیے، اور زیادہ سے زیادہ تحفے دے کر آپ اس کے دل کو جیتنے کی کوشش کریں، اور اس میں اس کی والدہ کو ضرور تحفہ دیں۔

ہفتم :

کوئی ایسی عقلمند ماں نہیں ہے جو اپنی
بیوی کی سعادت نہ چاہتی ہو، یا پھر اپنی بیٹی کو بغیر شادی کے گھر بٹھائے رکھنا

پسند کرتی ہو، اس لیے آپ ایک لحظہ کے لیے بھی مت سوچیں کہ آپ کی ساس آپ کے ساتھ جو کچھ کر رہی ہے وہ اپنی بیٹی کو شادی سے روکنے کے لیے ہے.

بلکہ عاقل ماں باپ کے لیے تو اپنی
بیٹی کا شادی کر کے اپنے خاوند کے گھر جانا ہی انتہائی مقصود ہوتا ہے.

ہشتم :

آخر میں ہم یہ نصیحت نہیں کرتے کہ آپ
اپنی بیوی کو طلاق دیں، اور ہماری رائے کے مطابق اس مشکل کا یہ حل بھی نہیں کہ طلاق دے دی جائے، بلکہ اس سے تو مشکل اور بڑھے گی، کیونکہ آپ نے اس کا بطور بیوی تجربہ ہی نہیں کیا اور نہ ہی ماں کا.

بلکہ آپ نے اس کے ساتھ جو معاملات
کیے ہیں وہ اس حالت میں کیے ہیں کہ وہ تو ابھی اپنے گھر میں کسی کے ماتحت رہ رہی ہے، اس لیے آپ کو یہ فیصلہ کرنے کا حق کہاں سے مل گیا کہ آپ کی شادی ناکام ہے، یا پھر آپ اس کے بارہ میں حکم لگائیں کہ اس میں آپ کی شریک حیات بننے کی صلاحیت نہیں !؟

اس لیے آپ اس عرصہ میں اس کے ساتھ
زندگی پر صبر و تحمل سے کام لیں، اور اپنی ساس کے ساتھ معاملات میں اپنے رویہ اور طریقہ کو تبدیل کریں، اور وہ اپنے والدین کے گھر رہتے ہوئے جو کچھ کرتی ہے جو آپ کو پسند نہیں اس پر اپنی بیوی کا مؤاخذہ مت کریں، بلکہ اسے اپنے گھر لانے میں جلدی کریں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو
توفیق عطا فرمائے سیدھی راہ کی راہنمائی فرمائے.

واللہ اعلم.